خیابانِ حمد و نعت

ساجد ہاشمی ساجدؔ

ساجد ہاشمی کو شاعری وراثت میں ملی ہے کہ ان کے والد حیات ہاشمی مشہور شاعر تھے، یہی وجہ ہے کہ ساجد ہاشمی اردو شاعری کی ان اصناف پر بھی عبور رکھتے ہیں، جن میں ہر شاعر اپنے جوہر نہیں دکھا سکتا۔ خاص طور پر حمد ونعت کا معاملہ تو بہت نازک ہوتا ہے لیکن ساجد ہاشمی نے اس فن میں بھی نہ صرف اپنے قلم کے جوہر دکھائے ہیں بلکہ ان کی نعتیں اور حمدیں پڑھ کر لگتا ہے کہ وہ اس فن میں بھی مہارت رکھتے ہیں اور عشق رسول کے جذبات سے ان کا دل سرشار ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حمد یا نعت جیسی اصناف میں وہی شاعر کامیاب ہوسکتا ہے، جس کے دل میں خدا اور رسول کی محبت جاگزیں ہو اور ساجد ہاشمی کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری پڑھ کر یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ ان کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری دل سے نکلی ہوئی شاعری ہے، خدا ان کے اس جذبے کو قبول فرمائے۔ ساجد ہاشمی نے خدا اور رسول کے لئے جو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے، وہ یقیناً ان کی نجات کا وسیلہ بنے گا۔

سیفی سرونجی
سرونج (مدھیہ پردیش)

حمد ونعت کہنے لئے دلِ دردمند اور دلِ احسان شناس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر معرفتِ خداوندی کے حمد کہی تو جاسکتی ہے مگر اس میں تاثیر کا پایا جانا ممکن نہیں، ایسے ہی حبِ رسول کے بغیر نعتیہ کلام وجود میں تو آسکتا ہے لیکن تاثیر سے عاری۔ جب ہم ساجد ہاشمی صاحب کا حمد ونعت پر مشتمل کلام دیکھتے ہیں تو یہ بات کہنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوتی کہ ان کے کلام میں تاثیر پائی جاتی ہے اور شعری حسن بھی۔ جو معرفت حق، حب رسولؐ اور شعر گوئی پر قدرت ومہارت کا نتیجہ ہے۔ قدرت نے انھیں شاعری کی نعمت سے موروثی طور پر نوازا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ انھوں نے اپنے کلام کو مطالعہ کی وسعت اور مشاہدہ کی گہرائی سے آراستہ کر کے خوبصورت، متاثر کن اور قابل توجہ بنایا ہے۔ بطور نمونہ ان کی حمد ونعت کے دو شعر پیش ہیں۔

ہر ایک ذرے میں اس کے نشاں نمایاں ہیں
کہ بے نشاں بھی وہی ہے، نشانِ اعلیٰ بھی

سراپا دل بسی صورت سراپا دل نشیں سیرت
اگر اُن کی اطاعت ہو، تو رحمت ساتھ ہو جائے

خوش نصیب ہیں ساجد ہاشمی صاحب کہ خالق کون ومکاں نے انھیں حمد ونعت کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھے قوی امید ہے کہ ان کا شعری مجموعہ ''خیابانِ حمد ونعت'' ادبی دنیا میں پسند کیا جائے گا۔ ان کے اس شعری مجموعہ کی اشاعت پر میں انھیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

محمد متین ندوی
سرونج (مدھیہ پردیش)

خیابانِ حمد و نعت

ساجد ہاشمی ساجدؔ

کتاب : خیابانِ حمد و نعت

مصنف : ساجد ہاشمی ساجدؔ

سنہ اشاعت : 2016ء

طباعت : انتساب پبلیکیشن سرونج (ایم. پی)

ہدیہ : Rs. 200/-

ملنے کا پتہ

65-نوین کالونی، راجگڑھ (بیاورہ)، ضلع راجگڑھ (ایم. پی)

انتساب

میں اپنی کاوش کو اپنے والدِ محترم مرحوم حیات ہاشمی حیاتؔ صاحب سے منسوب کرتا ہوں۔ جن کی سرپرستی نے مجھے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے حبیب ﷺ کی ثنا لکھنے کا شعور عطا کیا۔

ساجد ہاشمی ساجدؔ
65-نوین کالونی، راجگڑھ
ضلع راجگڑھ (بیاورہ)
مدھیہ پردیش 465661

پیش لفظ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور رسول کریم تاجدارِ مدینہ سرکارِ کائنات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا بیان کرنا بڑے شرف کی بات ہے۔ میں بہت شکر گزار ہوں اُس مالک بزرگ وبرتر کا جس نے مجھے یہ شرف عطا کیا اور میرے سخن کو عشقِ محمد ﷺ کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ بہت ادب کے ساتھ حمدِ باری تعالیٰ اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کا یہ مجموعہ ''خیابانِ حمد ونعت'' منظر عام پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

شاعری کا شوق مجھے میرے والد مرحوم جناب حیات ہاشمی صاحب کی صحبت سے ملا اُن کے بعد میرے بڑے بھائی جناب زاہد ہاشمی صاحب نے اسے پروان چڑھایا اور پھر راجگڑھ مدھیہ پردیش کی سرزمین پر جناب کلّو خان قریشی نازاںؔ صاحب کا ساتھ ملا۔ اس مجموعہ کو ترتیب دینے میں میرے مخلص دوست احباب بالخصوص جناب سید لائق علی صاحب نے ازحد کاوش فرمائی۔ مجھے اس مجموعہ کی اشاعت میں جناب مولانا اسماعیل برکاتی صاحب تھاندلا ضلع جھابوا اور جناب سیفی سرونجی صاحب ار جناب محمد متین ندوی صاحب کا قیمتی مشورہ ملا۔ تمام حضرات کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ساجد ہاشمی ساجدؔ
65-نوین کالونی، راجگڑھ
ضلع راجگڑھ (بیاورہ)
مدھیہ پردیش 465661

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

نحمدہٗ ونصلّی ونُسلّم علیٰ حبیبہ الکریم

امابعد-تمام اعلیٰ سے اعلیٰ تعریفیں جو ازل سے اب تک ہوئیں، اوراب سے ابد تک ہونگی سب اللہ جلّ شانہٗ کے لئے ہیں۔جس کی شانِ عظیم ربُّ العٰلمین ہے ساری مخلوق جس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں، ہر چیز سے بے نیاز اور ساری کائنات اُس کی نیازمند ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہر اچھے کلام کی ابتدا اُسی کی حمد وثنا سے ہے اور انتہا اُسی کی تسبیح وتحمید سے ہے۔حمدِ خدا کے بعد سب سے زیادہ تعریف وتوصیف کے لائق ذات رب کے محبوب سب کے محبوب تمام انبیاء کے امام، سیّدالمرسلین، خاتم النّبیین، رحمۃ للعٰلمین حضور احمد مجتبیٰ جناب محمد مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحابہ وبارک وسلّم کی ہے۔

جناب ساجد ہاشمی نے کیا خوب کہا ہے:

سب سے پہلے بزم میں، ربُّ العلیٰ کی بات ہو
جس کی خاطر ہر ثنا ہے، اُس خدا کی بات ہو
خود خدا بھی جس کو چاہے، ذکر اُس کا بھی کریں
یعنی محبوبِ خدا صلِّ علیٰ کی بات ہو

فرمانِ خدا ہے۔اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔اور اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہمارے پیارے نبی ہیں۔ جو ہر نعمت کی اصل ہیں۔ کائنات کی ہر نعمت اُنہی

کا صدقہ ہے۔

شاعری کی زبان میں اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت کا خوب خوب چرچا کرنا اور لکھنا اِسی کا نام نعت ہے۔ جناب ساجد ہاشمی ساجدؔ نے ثناخوانِ مصطفیٰ میں اپنا نام لکھوانے کے لئے خیابانِ حمد و نعت کے نام سے مجموعۂ حمد و نعت لکھنے کا شرف حاصل کیا یہ مجموعہ حمدِ خدا و نعتِ مصطفیٰ کا حسین گلدستہ ہے۔آپ نے اس میں عربی، فارسی، اُردو، ہندی چاروں زبانوں کا بڑی خوبصورتی کے ساتھ استعمال فرمایا ہے۔ یہ مجموعہ جناب ساجد ہاشمی صاحب کے سینے میں جو عشقِ خدا و مصطفیٰ موجزن ہے اُس کا آئینہ دار ہے۔ اس مجموعہ کے ذریعے آپ نے اُمّتِ مسلمہ کو عشقِ مصطفیٰ، کردارِ رسول، اخلاقِ نبوی کی جانب مائل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اس کو پڑھنے والے کے دل میں انشاءاللہ یقیناً حُبِّ رسول کی گرمی اور اخلاقِ مصطفیٰ اور کردارِ رسولِ خدا اپنانے کا جذبہ پیدا ہوگا۔اس مجموعہ کو دیکھنے کے بعد مرتب کے حق میں بے ساختہ دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ مرتّب کی عمر دراز فرمائے اور اس مجموعہ کو شرفِ قبولیت سے نواز کر مقبولِ خاص و عام بنائے۔

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے مُنھ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

گدائے خاندانِ برکات
محمد اسمٰعیل برکاتی خطیب وامام
غوثیہ جامع مسجد تھاندلہ ضلع جھابوا، مدھیہ پردیش
موبائل نمبر: 9907072578

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب سے پہلے بزم میں، ربُّ العلیٰ کی بات ہو
جس کی خاطر ہر ثنا ہے، اُس خدا کی بات ہو
خود خدا بھی جس کو چاہے، ذکر اُس کا بھی کریں
یعنی محبوبِ خدا صلِّ علیٰ کی بات ہو

حمدِ باری تعالیٰ



تو رحیم ہے تو کریم ہے۔ میری سوچ کو وہ جمال دے
میں جو تیری حمد وثنا کروں۔ تو قلم کو حُسنِ خیال دے

ملیں پستیاں، یا بلندیاں۔ تیرے ہاتھ میں ہے ربِ جہاں
تو جو چاہے مجھ کو عروج دے۔تو جو چاہے مجھ کو زوال دے

تو کہاں نہیں ہے، نہیں کہاں۔ تیرے زیرِ دست ہے یہ جہاں
تو جو چاہے دن میں بھی رات ہو۔تو جو چاہے شب کو اُجال دے

ہوں وہ بادشاہ یا ہوں تاجور ۔ ہیں تجھی سے مانگتے در بدر
تو عطاؤں کو بھی عطا کرے ۔ تو کمال کو بھی کمال دے

ہوں گناہ میں، میں دھنستا ہوا ۔ ہوں شکستہ حال و رو سیاہ
تیری رحمتوں کا نزول کر ۔ مجھے پستیوں سے نکال دے

نہیں مجھ کو ساجدؔ شعور بھی ۔ نہ تو شعر ہیں نہ ہے شاعری
میرے ان گلوں کو قبول کر ۔ میرے لفظ حمد میں ڈھال دے





ہیں ساری ثنا تیرے واسطے، اے میرے خدا تیرے واسطے
زباں کی صدا تیرے واسطے، اے میرے خدا تیرے واسطے

طلب کو بھی بس تو ہی مطلوب ہے،تو سارے جہانوں کا معبود ہے
اے میرے خدا تو ہی مسجود ہے، یہ سر ہے ملا تیرے واسطے

تیری ہی ضیا ہے زمیں تا فلک، تیرے ہی نشاں ہیں یہ حور و ملک
جو تاروں میں ہے وہ ہے تیری جھلک، سبھی کی ادا تیرے واسطے

جو خوش رنگ رنگیں نظاروں میں ہے، جو تسکین دلکش بہاروں میں ہے
جو چندا میں ہے جو ستاروں میں ہے، وہ نور ضیا تیرے واسطے

گلوں میں اور گلزار میں تو ہی تو ، عبادت کی مہکار میں تو ہی تو
ہے ساجدؔ کے اشعار میں تو ہی تو، قلم کی صدا تیرے واسطے





ہر سو عیاں ہے تو ہی تو، سب میں نہاں ہے تو ہی تو
آئینۂ جہان میں، جلوہ فشاں ہے تو ہی تو

سورج میں تیری روشنی اور چاند میں ہے چاندنی
تو ہی ہے زیبِ آسماں، نورِ زماں ہے تو ہی تو

چڑیوں میں تیری ہی چہک، پھولوں میں تیری ہی مہک
آنکھوں میں تیری ہی چمک، لب کا بیاں ہے تو ہی تو

سانسوں کے ساز میں تو ہی، ہستی کے راز میں تو ہی
میری نماز میں تو ہی، میری اذاں ہے تو ہی تو

ظاہر میں بھی ہے تو ہی تو، باطن میں بھی ہے تو ہی تو
ہونے کو تو ہے بے نشاں، سب کا نشاں ہے تو ہی تو

ساجدؔ کی ہر دعا میں تو، ساجدؔ کی ہر ثنا میں تو
ساجدؔ کی ہر ادا میں تو، مجھ میں رواں ہے تو ہی تو





زمیں پہ اعلیٰ وہی ہے، زماں سے اعلیٰ بھی
جہاں سے بالا وہی ہے، جہاں سے والا بھی

بروزِ حشر ہمیں، آتشِ جہنم میں
جلانے والا وہی ہے، بچانے والا بھی

اُسی کی ذات سے یہ زندگی کے شب دن ہیں
سُلانے والا وہی ہے، اُٹھانے والا بھی

ہر ایک ذرّے میں اُس کے نشاں نمایاں ہیں
کہ بے نشاں بھی وہی ہے، نشانِ اعلیٰ بھی

قلم سے حمد و ثنا بس اُسی کی لکھ ساجدؔ
گھٹانے والا وہی ہے، بڑھانے والا بھی





اب تو حد سے گزرنے لگے ہیں ستم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم
دور کردے ہمارے بھی رنج والم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم

تو نے بے پَر کو پرواز دی ہے خدا، بے زبانوں کو آواز دی ہے خدا
کون ایسا ہے جس پر نہیں ہے کرم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم

ہم ہی خاطی ہیں ہم ہی گنہگار ہیں، تیری رحمت کے مولا طلبگار ہیں
صدقے احمدؐ کے رکھنا ہمارا بھرم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم

تو نے موسیٰ کو جلوہ دکھایا خدا، ابنِ مریم کو بخشا کمالِ شفا
اور محمدؐ کو سب سے کیا محترم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم

جتنے سرتاج ہیں بادشاہوں میں ہیں، تیرے بندے ہیں تیری پناہوں میں ہیں
تیرے دربار میں سر سبھی کے ہیں خم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم

حمد باری ہے ساجدؔ کے لب پر سدا، بخش دینا ہمیں اے ہمارے خدا
روزِ محشر کا سورج رہے ہم پہ کم، ہو خدایا کرم، ہو خدایا کرم





میرے اللہ تیری بڑی شان ہے
تیرے دربار میں سر جھکاتے رہیں
بندگی میں تیری زندگی صرف ہو
نور سجدہ جبیں پر سجاتے رہیں

دردِ دنیا سے سب ہی پریشان ہیں
اور گناہوں پہ اپنے پشیمان ہیں
اپنے بندوں کو ایسے شب و روز دے
جو تیرے نور سے جگمگاتے رہیں

تیرا محبوب ہم کو بھی محبوب ہے
نامِ احمدؐ کی برکات بھی خوب ہیں
تیرے محبوب کی ہم اطاعت کریں
سیرتِ پاک سے فیض پاتے رہیں

شمس ہو یا قمر پھول ہو یا شجر
تیری نظرِ کرم ہے ہر ایک چیز پر
آلِ ساجدؔ پہ بھی ہو نگاہِ کرم
حمد تیری لکھیں اور سناتے رہیں





میری ہر سوچ سے سوا تو ہے
حمد تیری کریں خدا تو ہے

تیرے اکرام ہیں جہاں بھر میں
اپنے بندوں کو چاہتا تو ہے

میری کشتی تو ہے تیرے دم سے
ناخدا تو ہے اور خدا تو ہے

خود نہیں بولتے نبی و ولی
اُن کے ہونٹوں سے بولتا تو ہے

تجھ پہ ظاہر ہے ہر خطا میری
میرا ہر عیب جانتا تو ہے

کوئی بھوکا نہیں چرند و پرند
اے خدا سب کو پالتا تو ہے

میں خطا ہوں خطا مجسّم ہوں
میری بخشش کا آسرا تو ہے

میں تو ادنا سے اور ادنا ہوں
میرے مالک بہت بڑا تو ہے

اے خدا میں تو ہوں فقط ساجد
میرے اشعار کی ضیا تو ہے





اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اپنا کھیون ہار وہی ہے۔ نیّا بھی پتوار وہی ہے
اُس کے آگے سر کو جھکائیں۔ اپنا پالنہار وہی ہے
اُس سے نہیں ہے کوئی بڑھ کر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

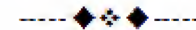
وہ دانے کو شجر بنادے
ویرانے کو نگر بنادے
اُس سے تنکا بنے نشیمن
وہ ذرّے کو قمر بنادے
اُس سے نہیں ہے کوئی برتر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

وہ سارے عالم کا رب ہے
ہر شے میں اُس کی ہی چھب ہے
اُس کے آگے سب بے بس ہیں
اُس سے اعلیٰ کوئی کب ہے
ساجد وہ ہے بندہ پرور
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر





اے خدائے پاک ربِّ سرمدی
سارے عالم پہ ہے تیری سروری
ہر طرف اب تو اندھیری رات ہے
بخش دے ہم کو کرم کی روشنی
کس قدر لاچار ہیں مجبور ہیں
اِک خوشی کی آس ہم سے دور ہے
تو جو چاہے ہم کو مل جائے خوشی
اے خدائے پاک ربِّ سرمدی
اے خدا تیرا کوئی ہمسر نہیں
دوجہاں میں کوئی بھی بڑھکر نہیں
سب پہ ظاہر ہے تیری ہی برتری
اے خدائے پاک ربِّ سرمدی
دوجہاں میں جتنے بھی سرتاج ہیں
تیرے بندے ہیں تیرے محتاج ہیں
سب پہ مالک ہے تیری سایا گری
اے خدائے پاک ربِّ سرمدی
ہم پہ بھی فرما میرے مولا کرم
آلِ ساجدؔ پہ بھی ہو نظرِ کرم
زندگی کو بخش دے تو زندگی
اے خدائے پاک ربِّ سرمدی





آپ کا ہے کرم اے ربِّ محترم
میرے آنگن میں ہر سمت مہکار ہے
نفرتوں کے بیابان رخصت ہوئے
زندگی میری خوشیوں کا گلزار ہے
آپ خالق بھی ہیں آپ مالک بھی ہیں
آپ ستّار ہیں آپ غفّار ہیں
رہتے فرما روائی میں شمس و قمر
اور قدرت میں یہ سارا سنسار ہے
ہم خطاوار دنیا میں مشہور ہیں
پر کرم کے عنایت کے مشکور ہیں
آپ سے دوجہاں کو ضیا مل گئی
آپ کا سارے عالم پہ اُپکار ہے
ساری دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں
میرے مولا سبھی پر مہربان ہیں
ساجدؔ ناتواں کو بھی طاقت ملی
آپ کے ہاتھ میں سب کی پتوار ہے





بالا ہے صرف تو ہی تو ۔ والا ہے صرف تو
معبود میرے، خلق سے اعلیٰ ہے صرف تو

مسجود میرے، قابلِ سجدہ ہے صرف تو
دل جانتا ہے اصل میں یکتا ہے صرف تو

پیدا نہیں کسی سے ہوا ہے، تو صرف تو
جس کے لئے نہیں فنا، ایسا ہے صرف تو

انسان فلک پہ اُڑ لے مگر خاک ہی تو ہے
خاکی میں جان ڈالنے والا ہے صرف تو

اہلِ تلاش نے بھی تلاشا بہت مگر
دل کی نظر سے آج بھی دِکھتا ہے صرف تو

تیرا کرم ہی تو، مجھے ساجدؔ بنا گیا
مسجود تو ہے، مالک و مولیٰ ہے صرف تو



نعتِ رسولِ مقبولؐ



عرب مہکتا ہے، ہندوستان مہکے ہے
نبی کی ذات سے، سارا جہان مہکے ہے

تمہارے عشق کو وہ مرتبہ ملا ہے بلالؓ
تمہارے نام سے اب بھی اذان مہکے ہے

نبی کا ذکر جو کرتے ہیں اُن کا کیا کہنا
یہ وہ بشر ہیں کہ جن کی زبان مہکے ہے

خدا نے آپ کی عظمت کو خود بیان کیا
نبی کے ذکر سے سارا قرآن مہکے ہے

درودِ پاک کا جس گھر میں وِرد ہوتا ہے
یہ معجزہ ہے کہ سارا مکان مہکے ہے

رسولِ پاک کی نعتوں کا فیض ہے ساجدؔ
بیاں کرو تو تمہارا بیان مہکے ہے





سرکار اگر آپ نے پالے نہیں ہوتے
منگتوں کے مقدّر میں نوالے نہیں ہوتے
گر آپ کے انوار نمایاں نہیں ہوتے
دنیا میں چمکدار اُجالے نہیں ہوتے
اللہ محمدؐ کو نرالا نہ بناتا
سرکار کے منگتے بھی نرالے نہیں ہوتے
تہذیب و تمدّن جو سکھایا نہیں ہوتا
دنیا میں محبت کے مقالے نہیں ہوتے
بے ساختہ سرکار کی چوکھٹ سے لپٹ جا!
اظہارِ محبت پہ تو تالے نہیں ہوتے
گر آپ کے اکرام کا سایا نہیں ہوتا
دنیا میں ہمیں پوچھنے والے نہیں ہوتے
ڈر جائیں حوادث سے رہِ عشق بدل دیں
ایسے تو تمہیں چاہنے والے نہیں ہوتے
کشتی کو جو کرتے ہیں محمدؐ کے حوالے!
طوفاں میں بھی، طوفاں کے حوالے نہیں ہوتے
مصروف جو، رہتی ہے سدا، ذکر میں ساجدؔ
ہر ایسی زباں پر کبھی چھالے نہیں ہوتے





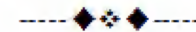
نبی کا نام جب آئے تو ایسی بات ہوجائے
جمالی صبح ہوجائے، کمالی رات ہوجائے

احد ہے ربِّ ہر عالم، تو احمدؐ رحمتِ عالم
ہٹاؤ میم کا پردہ تو روشن ذات ہوجائے

شبِ معراج کا وہ معجزہ مشہورِ عالم ہے
سفر پل میں مکمل ہو، خدا سے بات ہوجائے

سراپا دل بی صورت سراپا دل نشیں سیرت
اگر اُن کی اطاعت ہو، تو رحمت ساتھ ہوجائے

جنونِ عشق نے ایسا سخن بخشا ہے اے ساجدؔ
غزل نعتوں میں ڈھل جائے نبی کی بات ہوجائے





جس کو شہرِ طیبہ کی چاہت نے بلایا ہے
وحدت نے نوازا ہے، قدرت نے بلایا ہے

تقدیر ہے حاجی کی اللہ مہرباں ہے
عزت نے پکارا ہے، اُلفت نے بلایا ہے

ہر رنج مصیبت کی اکسیر دوا وہ ہیں
حکمت نے تلاشا ہے، راحت نے بلایا ہے

حج ایک عنایت ہے، مخصوص عبادت ہے
عظمت کا اشارہ ہے، وحدت نے بلایا ہے

اے ساقیِ کوثر کے مے خواروں مبارک ہو!
پیمانہ زمزم کی لذّت نے بلایا ہے

ہر رات عقیدت کی ہر روز عبادت کا
اسلام کی شاہانہ برکت نے بلایا ہے

ساجدؔ کی یہ نعتیں بھی تو مہر وعنایت ہیں
اس شاعرِ ناقص کو رحمت نے بلایا ہے





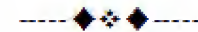
مصطفیٰ کا جو گدا ہوجائے گا
بادشاہوں سے سوا ہوجائے گا

تھام لے گا گر تو، دامانِ نبی
خود خدا سے آشنا ہوجائے گا

پہلے ہونگے آپ کے محبوب رب
پھر خدا بھی آپ کا ہوجائے گا

شعر میں جھلکے گی اُلفت آپ کی
مصرع مصرع نعت کا ہوجائے گا

ساجدِؔ ناقص، سخن ور پر شہا
ہو کرم تو کیا سے کیا، ہوجائے گا





درد آئے تو نعت کو پڑھیے
غم ستائے تو نعت کو پڑھیے

ہوش گُم ہوں تو ہو زباں پہ ثنا
ہوش آئے تو نعت کو پڑھیے

گر ہو، ثابت قدم، تو شکر کرو
لڑکھڑائے تو نعت کو پڑھیے

دور ہو، تو درود ہو لب پر
پاس آئے، تو نعت کو پڑھیے

کشتیِ زیست غم کے ساگر میں
ڈگمگائے تو نعت کو پڑھیے

اپنے مشکل کُشا کی جب ساجدؔ
یاد آئے تو نعت کو پڑھیے





شہہ رسول حبیبِ خدا کی بات کریں
زباں کا حق ہو ادا مصطفیٰؐ کی بات کریں

بڑے ادب سے رسولِ خدا کی بات کریں
امام الانبیاء صلِ علیٰ کی بات کریں

درود پڑھیئے اگر نامِ مصطفیٰؐ آئے
اِسی سلیقے سے خیرالوریٰ کی بات کریں

کبھی ڈریں نہ دُکھوں کی سیاہ بدلی سے
غموں کی رات میں شمس الضحیٰ کی بات کریں

نبی تو ہیں سبھی برحق، ہے کون فخرِ عدم؟
فرشتوں آؤ شہہ انبیا کی بات کریں

لکھی ہے نعت نبی خونِ دل سے اے ساجدؔ
کہ شکلِ نعت میں اُن کی ثنا کی بات کریں





آپ کا ہے فلک آپ کی ہے زمیں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں
زلفِ واللیل والشمس روئے مبیں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں

آپ نبیوں کے سرتاج ہیں بے گماں، آپ کے واسطے ہیں زمین وزماں
آپ کی حاضری میں ہیں روحُ الامیں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں

چاند ادنا اشارے کا محتاج ہے، شمس کی آپ کے ہاتھ میں لاج ہے
حور و غلماں کہیں آفریں آفریں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں

چھید ڈالا گلا لعل کا تیر نے، سر کٹایا ہے کربل میں شبیرؑ نے
دینِ حق پہ مٹے نازنیں، نازنیں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں

روئے روشن سے ہے نور پھیلا ہوا، جسمِ اطہر سے ہے دور سایا ہوا
بو پسینے کی ہے یاسمیں، یاسمیں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں

ساجدؔ ناتواں جاں نثاروں میں ہے، ہاتھ پھیلائے ہے خاکساروں میں ہے
اِس پہ نظرِ کرم، راحتِ عالمیں، سیّدالمرسلیں سیّدالمرسلیں





کس قدر تھے منور ہمارے نبی جا کے دائی حلیمہ کا گھر دیکھئے
آفریں آفریں دیجئے گا صدا آمنہ کے دُلارے کا در دیکھئے

وجہِ تخلیقِ دنیا و دیں بھی وہی اوّلی بھی وہی آخری بھی وہی
اور ہیں رحمتِ عالمیں بھی وہی یا اِدھر دیکھئے یا اُدھر دیکھئے

واقعی رشکِ جنّت ہے ایسا سماں نورِ یزداں ہوا آج جلوہ نما
شمس روشن ہوا آج دیدار سے، منھ چھپانے لگا ہے قمر دیکھئے

پُرمسرّت وہ شہرِ مدینہ ہوا، دین و دنیا کا بہتر خزینہ ہوا
جس جگہ پڑ گئے وہ مبارک قدم، کتنا پُرنور ہے وہ نگر دیکھئے

نور ہی نور سے جگمگائے گئے، سارے عالم کی رحمت بنائے گئے
اُن سے پھیلی ہوئی ہر طرف روشنی ، اُٹھ نہیں پا رہی ہے نظر دیکھئے

اُن کے سارے زمانے میں انوار ہیں، ایسے گُل سے جہاں بھر میں مہکار ہے
دونوں عالم میں اُن کی ہی سرکار ہے، اُن سا کوئی نہیں نامور دیکھئے

آپ کی شان ساجدؔ کرے کیا بیاں، آپ کی ہے زمیں، آپ کے آسماں
آپ جیسا رسولوں میں کوئی کہاں، فرش سے جو گئے عرش پر دیکھئے





کریں ہم ادب سے ثنائے محمدؐ
یہ دنیا ہے بس اک ادائے محمدؐ

ہے دل میں ہمارے مدینہ کی چاہت
سدا ہم رہیں مبتلائے محمدؐ

وہ اللہ کے خاص پیغامبر ہیں
خدا کی صدا ہے، صدائے محمدؐ

شہنشاہ بھی ہیچ ہیں اُن کے آگے
ہیں عزت کے قابل گدائے محمدؐ

بڑی بات ہے مصطفیٰ کی محبت
خدا ئے جہاں ہے فدائے محمدؐ

ذہن میں مچے اُن کی یادوں سے ہلچل
دلوں پر بنے نقش پائے محمدؐ

بنائے محمدؐ سے عالم ہے ساجدؔ
نہیں کچھ بچے گا سوائے محمدؐ





اے فخرِ آدمی تیری ہستی پہ ناز ہے
اے آخری نبی تیری ہستی پہ ناز ہے

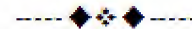
دنیا کو مالا مال کیا تم نے دین سے
سب سے بڑے سخی تیری ہستی پہ ناز ہے

پیوند کا لباس رہا، بادشاہ تیرا
اے شانِ سادگی، تیری ہستی پہ ناز ہے

صادق امین کہہ کہ پکارا گیا سدا
کردار کے دھنی، تیر ی ہستی پہ ناز ہے

عشقِ نبی میں ڈوب کے ساحل کو پالیا
اے جانِ زندگی، تیری ہستی پہ ناز ہے

ساجدؔ قلم نے جھک کے بڑے احترام سے
نعتِ نبی لکھی تیری ہستی پہ ناز ہے





میری نظروں میں وہ شخص بے جان ہے
جس میں عشقِ نبی کی حرارت نہیں
پتھروں سے بھی بدتر وہ انسان ہے
جس کے دل میں نبی کی محبت نہیں

دین جس نے دیا اور ایماں دیا
حق کی تعلیم دی اور قرآں دیا
اُس نبی پہ کریں جان اپنی فدا
اُس سے بڑھ کر کسی کی اطاعت نہیں

میرے مولیٰ بڑا ہے یہ ہم پہ کرم
اپنے محبوب کا اُمتی کردیا
اُن سے بہتر کسی کی غلامی نہیں
اُن سے بڑھکر کسی کی بھی اُمت نہیں

سادگی کیسی، بستر چٹائی کا تھا
بندگی ایسی سجدے سے سر نہ اُٹھا
سنگساری سہی بددعائیں نہ دیں
اُن سے بڑھکر کہیں بھی ہدایت نہیں

اُن پہ ساجدؔ ہمیشہ رہیگا یقیں
بخشوائینگے ہم کو ہمارے نبی
برکتِ دوجہاں رحمتِ عالمیں
کون ایسا ہے جس پہ عنایت نہیں





ذہن کے باب میں کردارِ احمدی رکھنا
دل و نگاہ میں عشقِ محمدی رکھنا

کیا ہے تم نے چرند وپرند پہ بھی کرم
ہمارے حال پہ رحم وکرم نبی رکھنا

ہمیں ہے ناز کہ ہم بھی غلامِ احمدؐ ہیں
بڑا ہے رب کا کرم اُن کا اُمّتی رکھنا

ملیگی راہِ ھدیٰ اُن پہ جاں فدا کرکے
جنوں کی راہ میں اس سرکو سرمدی رکھنا

یہی تو ساجدؔ غم خوار کی تمنا ہے
رہے نثارِ نبی ایسی زندگی رکھنا





تورے نور سے ہے عالم جگمگ تسکین ملے ہے انکھین کو
کریں تیری ثنا ہم کیسے بیاں، نہیں بول ملے ہیں بولن کو

تورے در کے ہیں طالب جن و بشر مدّاح ہے روۓ شمس وقمر
ہو نظر کرم بندہ پرور، دربار دکھا دو نینن کو

توری دید کے ہے خواہاں ہم سب طیبہ میں بلالو شاہِ عرب
فرقت یں جئینگے کیسے اب نہیں چین ملے ہم رے من کو

تقدیر غضب کی ہے موری امّت میں جگہ پائی توری
جسو امّت میں پیدا ہوون، ارمان رہا ہے نبین کو

توری ذات سے چندا کی ماہم، توری ذات ہی ہے وجہِ عالم
توری نعت پڑھینگے کیوں نہ ہم، توری بات نکھارے جیون کو

احسان تیرا ہے شہا، سب تک، فیضان تیرا ہے، شہا سب تک
فرمان گیا ہے شہا، سب تک، اکرام ملے ہیں ولین کو

توری بات لکھے ہے شہا ساجدؔ، مناجات لکھے ہے شہا ساجد
توری نعت لکھے ہے شہا ساجد تورا، ذکر سنوارے ہے فن کو





مدینہ کے والی دوعالم کے سلطاں
غریبوں پہ نظر کرم کیجئے گا
دکھا دیجئے گا ہمیں سبز گنبد
شہا فاصلے کم سے کم کیجئے گا

کہ ہیں آپ جانِ نبوت محمدؐ
سرِ عرش شانِ رسالت محمدؐ
بڑھا دینا سایۂ رحمت محمدؐ
رحم ہی رحم ہو، رحم کیجئے گا

ازل سے ابد تک، عجم سے عرب تک
تیرا نور پھیلے گا، پھیلا ہے اب تک
کرم کی نظر یا نبی جی ہو سب تک
شہا دور دنیا کے غم کیجئے گا

گئے آپ کے پاؤں عرشِ بریں تک
جہاں جا، نہ پائے ہیں، روح الامیں تک
زمیں و زماں تک فلک کے سماں تک
کرم ہم پہ شاہ اُمم کیجئے گا

ہمیں بھی خدا دے ولائے محمدؐ
کہ ہے سارا عالم گدائے محمدؐ
سجے لب پہ ساجد ثنائے محمدؐ
تو آنکھوں کو نم، سر کو خم کیجئے گا





منقبت بھی پڑھیں اور قصیدے پڑھے، نعت بھی گنگناؤ تو کیا بات ہے
جن کی تعریف خود حق نے قرآں میں کی، اُن کے نغمے سناؤ تو کیا بات ہے

قابلِ فخر ہم سب کی تقدیر ہے، اپنے دل میں محمدؐ کی تصویر ہے
جن پر شیدا ہوا خود خُدائے جہاں، اُن پہ قربان جاؤ تو کیا بات ہے

شمس بھی ہے اُنہی سے اُنہی سے قمر، رونقِ شب وہی ہے ضیائے سحر
میرے آقا پہ صلوات کی شکل میں، اُن کے گن گان، گاؤ تو کیا بات ہے

سارا قرآن اُن کی صدا ہوگیا، زیست میں ڈھل گیا ترجمہ ہوگیا
اُن کی سیرت پہ جلسہ منظم کرو، روشنی میں نہاؤ تو کیا بات ہے

فرش سے عرش پر جب بلایا گیا، سب سجایا گیا، جگمگایا گیا
کہہ رہا تھا خدا آکے ہم سے ملو، اور نزدیک آؤ تو کیا بات ہے

اپنی آنکھوں کی ساجدؔ تبھی عید ہو! سبز گنبد کی جس وقت بھی دید ہو
اُن کے روضے کی جب تم زیارت کرو، نعت اُن کو سناؤ تو کیا بات ہے





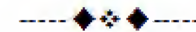
میرے نبی کی ہے ذات اعلیٰ، حیات اعلیٰ، صفات اعلیٰ
ذرا سا منھ ہے بڑی ثنا ہے، نبی اعلیٰ کی بات اعلیٰ

نہ ایسا دربار ہے زمیں پر، نہ ایسا کردار ہے کہیں ہے
مخالفوں نے امین و صادق، کہا ہے اُن کی حیات اعلیٰ

خدا نے قرآں میں کہا ہے، حضور کا مرتبہ بڑا ہے
جہاں کو اُن سے ملی ہدایت، میرے نبی کی ہے ذات اعلیٰ

خدا کو مطلوب ہیں محمدؐ، خدا کو محبوب ہیں محمدؐ
قسم خدا، خوب ہیں محمدؐ، میرے نبی کی صفات اعلیٰ

پڑھی ہے ہم نے ثنائے احمدؐ، کہ ہم سبھی ہیں گدائے احمدؐ
وہ ذات ساجدؔ بڑی مقدس، تبھی تو اُن کی ہے نعت اعلیٰ





شبوں کو بھی سحر دے دو، اندھیروں کو قمر دے دو
نبی کے ہم دیوانے ہیں ہمیں، طیبہ نگر دے دو

کریں تعریف جس کی خود، منافق بھی مخالف بھی
ہمیں وہ زندگی دے دو، ہمیں ایسا ہنر دے دو

نہیں درکار ہے ہم کو، مسیحا کی مسیحائی
مطالعہ کے لئے بس، سیرتِ خیرالبشر دے دو

مچلتے ہیں ہمارے دل، ترستی ہے نظر اپنی
خدایا ہم بھی اُڑ پائیں، ہمیں بھی بال و پَر دے دو

ملی ہے زندگی ہم کو، فقط اُن کی غلامی ہو
نبی کے نام پر پائی، نبی کے نام پر دے دو

ملا ہے شاعرانہ فن، میں ساجدؔ ہوں عنایت ہے
کہ میں نعتِ نبی لکھوں، مجھے زیر و زبر دے دو





محبوب رحمانی کرم، اے شانِ یزدانی کرم
اے نورِ تابانی کرم، اے روئے نورانی کرم

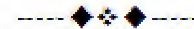
قدموں کو تیرے چوم کر، آئی ہے پُروائی اِدھر
ہر طرف مہکار ہے، خوشبوئے لاثانی کرم

روشن ہے ذات آپ کی، روشن صفات آپ کی
روشن حیات آپ کی، اے نورِ ربّانی کرم

جو بھی ہے چاہتا خدا، تیری حیات میں ملا
قرآں کا تو ہے ترجمہ، قرآنِ بامعنی کرم

تم ہی وہ نورِ اوّلیں، تم ہی ہو نورِ آخریں
تم سے ہے جگ میں روشنی، اے ذاتِ تابانی کرم

ساجدؔ کی رب سے ہے دعا، پورا ہو سب کا مدّعا
اے شانِ شاہانی کرم، اے موجِ روحانی کرم





جس کی مثال سارے جہاں میں ملی نہیں
میرے رسول جیسا کوئی بھی نبی نہیں

یوں تو ہر اک قوم کو رہبر ملے مگر
میرے رسول جیسا کوئی رحمتی نہیں

یوسف کو حسن بھی تو اُنہیں سے عطا ہوا
اُن سا حُسین کوئی ہوا ہے؟ کبھی نہیں

شمس و قمر ہیں جن کے اشارے کے منتظر
وہ فخرِ آدمی ہے فقت آدمی نہیں

ساجدؔ نمازِ حق میں ہو شاملِ نبی کا ڈھنگ
عشقِ نبی بغیر کوئی بندگی نہیں





رسولِ اوّلیں تم پر رسالت ناز کرتی ہے
نبی آخریں تم پر نبوّت ناز کرتی ہے

ہر ایک مشکل مسائل کا بخوبی حل نکالا ہے
میرے اُمّی نبی تم پر ذہانت ناز کرتی ہے

نبی تو اور بھی آئے مگر تم سا نہیں آیا
امام الانبیاء تم پر امامت ناز کرتی ہے

نبی کی راہ پر قائم رہیں دنیا میں اے مولیٰ
تیرے مقبول بندوں پر اطاعت ناز کرتی ہے

تیرے ادنا اشارے نے قمر کو شق کیا آقا
فدا ہیں معجزے تم پر کرامت ناز کرتی ہے

کرم ہے یہ بڑا ہم پر خدا کی بندگی بخشی
تیری کامل ہدایت پر ہدایت ناز کرتی ہے

وفا کی راہ میں چلنا ستم میں بھی دعا کرنا
اِسی انداز پر ساجدؔ طریقت ناز کرتی ہے





جفا کا موڑ دو، ہر ایک دھارا، رحمتِ عالم
سفینہ پار ہوجائے ہمارا رحمتِ عالم

کبھی ظلمت کا سورج جب ہمارا راستہ روکے
ہمیں کملی کا مل جائے سہارا رحمتِ عالم

کرم کیجیے، کرم کیجیے، کرم کیجیے، کرم کیجیے
مصیبت میں سدا ہم نے پکارا رحمتِ عالم

نظر کے واسطے نظّارگی کا دو ہمیں تحفہ
سکوں، یہ قلب پاجائے ہمارا رحمتِ عالم

یہ ہے ساجدؔ تمنائے حقیقی زندگانی میں
ہمیں حسنین کا دے دو اُتارا رحمتِ عالم





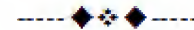
ہے ذکرِ نبی اِتنا میٹھا، ہر بار کریں یہ دل چاہے
اُس پیارے محمدؐ کا چرچا، ہر بار کریں یہ دل چاہے

جس خاک نے اُن کے قدموں کو عزّت سے ادب سے چوما ہے
قُربان وہاں پہ دل اپنا ہر بار کریں یہ دل چاہے

ہم نے تو نبی کی اُلفت کو، بخشش کی سند ہی مان لیا
ہم اُن کی محبت کا دعویٰ، ہر بار کریں یہ دل چاہے

پُرنور مدینہ کا منظر ہم ہند میں لائیں، جاجا کر!
جالی کو پکڑ کر ہم ایسا ہر بار کریں یہ دل چاہے

خوش باش مدینہ ہے ساجدؔ جس میں کہ نبی جی جا ٹھہرے
طیبہ کی گلی میں ہم پھیرا، ہر بار کریں یہ دل چاہے





نبی کے در پہ پڑے ہوئے ہیں، غلامِ آلِ رسول ہیں ہم
ہمیں ہے نسبت پہ ناز اپنی، انہی کے کوچے کی دھول ہیں ہم

خدا سے ہم کو ملایا جس نے پیامِ ربّی سنایا جس نے
ہمیں یہ کہنا رہے میسّر کہ خاکِ پائے رسول ہیں ہم

مہک رہا ہے یہ دیں کا گلشن، نبی کے کارن نبی کے کارن
اُنہی کی رنگت، اُنہی کی خوشبو، نہیں تو کاغذ کے پھول ہیں ہم

ہمیں ہے ساجدؔ یقیں نبی پر، بچا ہی لینگے شفیعِ محشر
گناہی دلدل میں دھنس رہے ہیں، کہ غمزدہ ہیں ملول ہیں ہم

جو نعت ہم نے پڑھی ہے ساجدؔ مسرّتوں کی گھڑی ہے ساجدؔ
نبی اسے گر قبول کرلیں سمجھ یہ لینگے قبول ہیں ہم





کہیں ادب سے یہ سر جھکاکر، محمدی ہیں، محمدی ہیں
ہمارا رُتبہ جہاں سے بہتر، محمدی ہیں، محمدی ہیں

کہ جاں لٹادی ہے دینِ حق پر، جھکا نہ باطل کے سامنے سر
حسین، عبّاس اور اکبر، محمدی ہیں، محمدی ہیں

یہی دعا ہے ہماری رب سے سخن جو نکلے ہمارے لب سے
بُلائے رضواں ہمیں یہ کہکر، محمدی ہیں، محمدی ہیں

بھلا ہی ہوگا حساب ہم پر، ہمارے آقا شفیعِ محشر
کرم رہے گا ہمارے سرپر، محمدی ہیں، محمدی ہیں

سبھی سے اعلیٰ نبی ہمارے، سبھی سے والا نبی ہمارے
ہیں ہم گدائے شہہ مدثّر، محمدی ہیں، محمدی ہیں

اُنہیں بھی ساجدؔ ہے پیار ہم سے، دعا یہی ہے شہہ حرم سے
دکھاؤ جلوہ ہمیں بُلاکر، محمدی ہیں، محمدی ہیں





جب بھی رنج و مصیبت ستانے لگے !
رحمتِ دوجہاں یاد آنے لگے

دھوپ میں غم کی جب بھی پکارا اُنھیں
رحمتوں سے سجے شامیانے لگے

تاج ہے یہ غلامی ہمیں فخر ہے
ہم نبی کے بھکاری کہانے لگے

اُن کے کردار کی دیکھ کر روشنی
لوگ صادق لقب سے بلانے لگے

کہہ دو یہ مشکلوں سے ! مسلماں ہیں ہم !
غم ملے بھی تو ہم مسکرانے لگے

شاعری پہ ہے ساجدؔ نبی کا کرم
نعت لکھنے لگے اور سنانے لگے





کتنی حسین کتنی مبارک گھڑی ہے آج
ذکرِ رسول پاک کی محفل سجی ہے آج

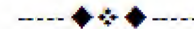
ہونے لگا ہے اُن کے پسینے کا تذکرہ
لگنے لگا کہ ساری فضا صندلی ہے آج

شمس الضحیٰ کے نور کا جب ذکر آ گیا
محسوس یہ ہوا کہ بہت روشنی ہے آج

گلشن میں جب حدیثِ محمدؐ پڑھی گئی
پھولوں میں یوں لگا کہ بہت تازگی ہے آج

مجھ کو یقین ہے میری بینائی بڑھ گئی
میری نظر کے سامنے اُن کی گلی ہے آج

ساجدؔ میرے کلام کی قسمت سنور گئی
وابستہ اُس نبی سے میری شاعری ہے آج





میرے نبی سا سراپا رحمت جہاں میں کوئی ہوا نہیں ہے
زمین ہو یا زماں ہو کوئی کہیں پہ اُن سا شہا نہیں ہے

وہ بے نظیری وہ بے مثالی، جہاں میں اُن سا نہیں ہے والی
ہیں وہ حقیقت میں نورِ ربّی کہ اُن کا سایا ملا نہیں ہے

نہ اُن سا بچپن ملا کہیں پر نہ اُن سا کوئی بزرگ و برتر
یہی تواریخ میں ملا ہے کہ آپ سا باصفا نہیں ہے

خدا نے اُن کو حسیں بنایا قرآں اُتارا نبی بنایا
اُنہیں مجسم شفیع بنایا کہیں پہ اُن سی شفا نہیں ہے

میں ان کے در پہ پڑا رہوں گا نگاہوں سے التجا کرونگا
سدا میں اُن کا گدا رہوں گا کہ اُن کے جیسا سخی نہیں ہے

رنگِ سحر کی بساط کیا ہے، گل و ثمر میں صفات کیا ہے
میرے محمدؐ کی بات کیا ہے کسی میں اُن کی ادا نہیں ہے

اب اپنے ساجدؔ کی بات سن لو، ارے! شاعری کی حیات سن لو
لکھی ہے جو اُس نے نعت سن لو یہ التجا ہے، صدا نہیں ہے





نبی کا نور جب پھیلے، تو ایسی زندگی کردے
رحم کی آگہی کردے، کرم کی روشنی کردے

خدا کے نور کا جب نور میرے قلب میں آئے !
منور زندگی کردے معطّر بندگی کردے

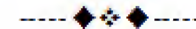
لعابِ دہن کی کیا بات ہے ! اُن کا پسینہ بھی
مریضوں کو شفا دے دے فضا کو صندلی کردے

وفا کا بہتا دریا ہے ہدایت کا سمندر ہے
نبی کی جادوئی صحبت عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کردے

نبی کا نام ہے پیارا نبی کا نام ہے میٹھا
نبی کے نام کا کلمہ دلوں میں تازگی کردے

محمدؐ نام میں ایسا اثر بخشا ہے مولا نے
گناہوں میں کمی کردے ہر اک غم سے بری کردے

اطاعت ہو عبادت ہو، صداقت ہو، سخاوت ہو
یہ ہوں گر زیست میں ساجدؔ تو انساں کو ولی کردے





اگر ہم کو رسول اللہ سے دائم محبت ہے
تو پھر اُٹھنا عبادت ہے تو سونا بھی عبادت ہے

سحر اور شام کے لمحے یہی پیغام لاتے ہیں
کہ ذاتِ انس پر اللہ کی کتنی عنایت ہے

ہماری زندگی کا ہر وَرَق تائید کرتا ہے
ہماری ذات بھی محبوبِ یزداں کی بدولت ہے

نبی کی ذات کا احساں ہے دنیا اور عقبیٰ پر
یہاں رحمت ہی، رحمت ہے، وہاں رحمت ہی، رحمت ہے

نبی کی زندگی خود معجزہ ہے اور حقیقت ہے
شقِ مہتاب تو اُس ذات کی ادنا کرامت ہے

نبی کی نعت لکھ لکھ کر کے ساجدؔ جو ولی ٹھہرے
میری یہ شاعری ایسے بزرگوں کی اطاعت ہے





بے مثال و بے نظیر، و بالاؤ والا ہو تم
تم ہی شاہِ انبیا ہو، صاحبِ اعلیٰ ہو تم

ہوگا ہوگا امّتی پہ حشر میں رحم و کرم !
کیوں نہ ہو ! محبوبِ یزداں حشر کے دولہا ہو تم

مرتبہ کیسے بیاں کوئی کرے فخرِ جہاں
عقل حیرانی سے چپ ہے کیا بتائیں کیا ہو تم

وہ یتیمی اور کرم ہے عالمِ انسان پر
پوری دنیا پہ ہے سایا جسکے بے سایا ہو تم

جانتے ہیں ہم کہ امّی کا لقب تم کو ملا
مانتے ہیں ہم کہ آقا علم کا دریا ہو تم

ساجدؔ ناقص سخن ور اور ثنائے احمدی
نعت گوئی کے جہاں میں شعر کی دنیا ہو تم





بتائے کوئی مثال اُن کی نہ اُن سا ہے نہ کوئی ہوا ہے
رحم سراپا کرم سراپا، ہوئے مظالم تو کی دعا ہے

کوئی بتائے کیا اُن کی طاقت مدینہ والے نبی کی عظمت
نبی کے در کا گدا ہمیشہ، شہنشہوں میں شہنشہا ہے

ہے زُلفِ واللّیل ایسی رُخ پر کہ جیسے کالی گھٹا فلک پر
نبی کا مکھڑا دکھا جو روشن کہ جیسے سورج طلوع ہوا ہے

ہیں اُن کے انوار بے مثالی ہے اُن کا کردار بے مثالی
ملی جو نفرت تو کی محبت قرآن اُن کی زباں بنا ہے

کلیمؑ آئے خلیلؑ آئے مسیحؑ نے آدمی جلائے
میرے نبی تک پہنچ نہ پائے میرا نبی تو رسا ہوا ہے

بڑا ہی مشکل ہے نعت لکھنا میرے محمدؐ کی بات لکھنا
سخن پہ اُن کی مہر ہے ساجدؔ قلم پہ اُن کا کرم رہا ہے





منوّر ہوگئی تم سے یہ دنیا، رحمتِ عالم
ہوا اسلام کا عالم میں چرچا رحمتِ عالم

لعابِ دہن سے بیمار اچھے کردیئے تم نے
مسیحا نے تمھیں مانا مسیحا رحمتِ عالم

چرندوں اور پرندوں کے لئے بھی رحمتی تم ہو
تمہاری بات کو ہرنی نے مانا رحمتِ عالم

بگاڑیگی الم کی دھوپ کیا ہم سے غلاموں کا
تمہاری ذات کا ہم پے ہے سایا رحمتِ عالم

ہمیں ساجدؔ دیا جینے کا ایک انداز جب تم نے
خدا کے سامنے جھکنا سکھایا رحمتِ عالم





ملیگا درس تب ہی آپ کو احکامِ قرآں سے
محبت پالنا ہی شرط ہے محبوبِ یزداں سے

درود و یاد کی دولت سے مالا مال ہوجاؤ!
کہ یہ اسباب بہتر ہے تمھیں دنیا کے ساماں سے

رہیں ثابت قدم گر آپ کی ہم پہ عنایت ہو
خلوص و پیار سیکھیں سب یہاں ذاتِ مسلماں سے

یہ کہہ کے ڈال دی کشتی کو میں نے آج دریا میں
نبی کا نام ہے لب پر ڈرے ہے کون طوفاں سے

ملی ٹھنڈی ہوائیں جانبِ طیبہ سے ہم سب کو
چمن قائم ہے دنیامیں اسی بادِ بہاراں سے

جنوں انداز ساجدؔ اور آقا ہوش کی دنیا
میری دیوانگی سمجھے میرے چاکِ گریباں سے





سوئے طیبہ جب بھی جاؤں! جب بھی جاؤں
میں نگاہیں، دل بچھاؤں، جب بھی جاؤں

سبز گنبد کے نظاروں کو سمیٹوں
اپنی آنکھوں میں، بساؤں، جب بھی جاؤں

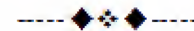
صبح کو جب شمس اُن سے نور مانگے
سارا عالم بھول جاؤں، جب بھی جاؤں

دوپہر کو مسجدِ نبوی میں جاکر
اپنی پیشانی جھکاؤں، جب بھی جاؤں

شام کو سورج جھکے اور لے وداع
میں بھی اپنا دل جھکاؤں، جب بھی جاؤں

رات میں جب چاند کرتا ہو زیارت
نور میں میں بھی نہاؤں، جب بھی جاؤں

دست بستہ باادب ساجدؔ وہاں
میں اُنہیں نعتیں سناؤں، جب بھی جاؤں





ملی ہیں اس لئے آسانیاں زمانے میں
نبی کانام جڑا ہے میرے فسانے میں

غلام اُن کے ہمیشہ جہاں میں شاہ رہے
تمام کوششیں ناکام ہیں گھٹانے میں

وہ ہیں عروج مجسّم عروج کے بھی عروج
تمام خوبیاں پائی گئیں گھرانے میں

میرے مکان سے چھوٹے سحر کے اُجیالے
نبی کا ذکر ہوا ہے غریب خانے میں

سفینہ جن کا رہا ہے نبی سے وابستہ
جنونِ موج بھی ناکام ہے ڈُبانے میں

اُنہی کے واسطے تخلیق کی گئی دنیا
وہی مثال ہیں کردار کو بنانے میں

مجھے جو عزت و عظمت ملی ہے اے ساجدؔ
نبی کے لطف و عنایات ہیں زمانے میں





گت اپنے جیا کی میں کیسے کہوں، مورا من توری دھن میں رما جاناں
موری آنکھ تو چاہے تورے درشن، مورے لب پہ تمہاری ثنا جاناں

کاری کاری بدریا سے ہیں گیسو، رُخسار ہے جیسے کھلے ٹیسو
کردار مجسّم بھی ہے تو، تو پہ واری ہوا ہے خدا جاناں

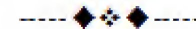
تورا ذکر رہا ہے سبھی جن میں، تو، چاند ستاروں سے نین میں
توری اور چھبی ہے مورے من میں، مورا دل تو مدینے جما جاناں

مانا کہ مسیحا تھے روح اللہ، ہوئے موسیٰ نبی بھی کلیم اللہ
قرآن کہے ہے رسول اللہ، توری شان ہے سب سے سوا جاناں

بے زبان پرندوں پہ بھی رحمت، برسائی چرندوں پہ بھی رحمت
فرمایئے رندوں پہ بھی رحمت، تورے عشق کا جام پیا جاناں

لکھنے سے سوا ہے تیری عظمت، چھوں اور عیاں ہے تیری رحمت
بخشی ہے خدا نے تمہیں قدرت، جگ تیرے لئے ہی بنا جاناں

توری ذات شہا ہے سبحان اللہ، توری بات شہا ہے سبحان اللہ
توری نعت شہا ہے سبحان اللہ، ساجد پہ تمہاری عطا جاناں





محمدؐ کا گدا اور ہو پریشاں کیسے ممکن ہے
درِ داتا پہ بھی خالی ہو داماں کیسے ممکن ہے

گئے وہ عرش پر اور بخشوایا اپنی امت کو
خدا محبوب کو دیکھے پشیماں کیسے ممکن ہو

خدا کے نور سے وہ نور پایا ہے محمدؐ نے
بِنا اُن کے ہو دنیا میں چراغاں کیسے ممکن ہو

کہا صدیق نے میرے محمدؐ ہی پیمبر ہیں
رسالت کے بِنا اُترا ہو قرآں کیسے ممکن ہے

وہ ہیں اوّل نبی اور آخری اُن پر رسالت ہے
بغیر اُن کے کوئی عالم کا عنواں کیسے ممکن ہے

کیا اللہ نے اُن پر مکمّل دین و قرآں کو
محمدؐ کے بِنا دنیا میں ایماں کیسے ممکن ہے

نبی کا عشق ہی نعتِ نبی لکھوا رہا ساجدؔ
بِنا اُلفت کے ہوجاؤں ثناخواں کیسے ممکن ہے





سوئے طیبہ بصد آداب سرکتے جائیں
ناز قسمت پہ کریں اور تھرکتے جائیں

ہم وہ پنچھی ہیں جنہیں اپنے ٹھکانے کی طلب
سامنے آئے مدینہ تو چہکتے جائیں

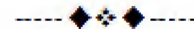
جس پسینے سے جہاں میں ہوا خوشبو کا چلن
اُس جگہ جائیں تو خوشبو سے مہکتے جائیں

عشقِ احمدؐ کا نشہ ایسا ہو طاری ہم پہ
اُن کے دربار میں جائیں تو بہکتے جائیں

اپنے ایماں پہ جمی گرد ہٹانا ہے ہمیں
سبز گنبد کی طرف جائیں دمکتے جائیں

ہم پہ ہو بھار عقیدت کے حسیں پھولوں کا
اور ہری شاخ کی مانند لچکتے جائیں

حسنِ اعمال میں ساجدؔ ہو اضافہ میرے
کوہِ عصیاں میرے سرکار درکتے جائیں





پہلے سرکو ادب سے جھکاؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو
اپنے دل کو مدینہ بناؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو

وہ تھے شاہوں کے شاہا شہانِ شہا، پھر بھی بھوکا شکم بستر ا بوریہ
اُن کی عظمت ذہن میں بساؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو

جن سے اللہ نے خود ملاقات کی، اور فرشتوں نے جن کی مناجات کی
ذکر اُن کا لبوں پہ سجاؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو

وہ بشر تھے مگر وہ تھے خیر البشر، فرش سے جو بلا شک گئے عرش پر
شک کا پردہ نظر سے ہٹاؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو

وہ جو اُمّی بھی تھے اور عالم بھی تھے، وہ جو محکوم تھے اور حاکم بھی تھے
فلسفہ دین کا سیکھ آؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو

صرف تیری نہیں نعتیہ شاعری، اُن کے مدّاح صدیقؓ وعثمانؓ علیؓ
نعت ساجدؔ لکھو گنگناؤ ذرا، پھر میرے کملی والے کی باتیں کرو





گلوں کی بات نہ کوئی کلی کی بات کرے
وہ اُمّتی ہے جو اپنے نبی کی بات کرے

ہے بادشاہ جو عشقِ نبی کا تاج رکھے
وہی گدا ہے جو اپنے سخی کی بات کرے

ہے وہ غریب جو یادِ نبی سے غافل ہے
ہے وہ امیر جو یادِ نبی کی بات کرے

پہنچ سکے گا وہی فرد اپنی منزل تک
جو راستے میں تیری رہبری کی بات کرے

اُجالے خود اُسے آکر سلام کرتے ہیں
جو غم کی رات، جمالِ نبی کی بات کرے

نبی کے ذکر بنا ذکرِ دین ایسا ہے
کہ کوئی چاند بنا چاندنی کی بات کرے

نظر میں آئیگا فردوس کا حسیں منظر
محبتوں سے جو اُن کی گلی کی بات کرے

یہ فرضِ عین ہے شاعر کے واسطے ساجدؔ
کہ شاعری میں بھی رنگِ نبی کی بات کرے





میں گدائے احمدِ مجتبیٰ میرا مدّعا کوئی اور ہے
میں ہوں نقشِ پا کی تلاش میں میرا رہنما کوئی اور ہے

کسی اور سے ہے چمک دمک میری زندگی کا ورق ورق
میں لکھا ہوں اور زبان میں مجھے لکھ رہا کوئی اور ہے

مجھے عشق ہے تیری ذات سے مجھے پیار تیری صفات سے
تیرے عاشقوں سے پتہ چلا تجھے چاہتا کوئی اور ہے

میں حدِ جنوں سے گزر گیا تیرا پیار دل میں اُتر گیا
کیا حکیم دینگے مجھے دوا کہ میری دوا کوئی اور ہے

میری سوچ میں ہے جو پختگی یہ جو لکھ رہا ہوں میں شاعری
میں ہوں صرف ساجدؔ بے زباں یہاں بولتا کوئی اور ہے

میری بات میں ہے بیاں کوئی میری ذات سے ہے عیاں کوئی
میں ہوں صرف ساجدِ ناتواں میری ہر ادا کوئی اور ہے





ہے نوازش عنایت مہر آپ کی
شام بھی آپ کی ہے سحر آپ کی

آپ ہیں بانیِ عظمتِ شاعری
قافیہ آپ کا ہے بحر آپ کی

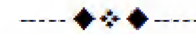
چوم لوں میں اُسے اُس کو تکتا رہوں
ہر قدم آپ کا رہگزر آپ کی

ڈھونڈنے والے بس ڈھونڈتے رہ گئے
مثل ملنے نہ پائی مگر آپ کی

دونوں عالم میں ہے آپ کی روشنی
بھیک پاتے ہیں شمس و قمر آپ کی

یوں تو دنیا میں آئے کئی رہنما
ذات سب سے رہی معتبر آپ کی

صرف ساجدؔ یہی ہے میری آرزو
ایک نظرِ کرم ہو اِدھر آپ کی





نہ تو گلستاں کا پہ ذکر ہے نہ کوئی بہار کی بات ہے
جہاں ذرہ ذرہ مہک رہا یہ اُسی دیار کی بات ہے

مجھے رازِ ہستی بتادیا مجھے زندگی سے ملادیا
تیرے عشق نے جو مزہ دیا یہ اُسی خمار کی بات ہے

درِ مصطفیٰ سے اُٹھی گھٹا میرے دل میں آکے رُکی گھٹا
میرے ذہن و دل کو بھگو دیا یہ اُسی پھوار کی بات ہے

کئی عابدوں سے بھی پیشتر مجھے عاشقوں میں گنا گیا
تھا میں کچھ نہیں پہ کرم ملا یہ تیرے شمار کی بات ہے

تو ہے ایک ذاتِ مقدسہ، میں گناہ میں ہوں دھنسا ہوا
میں تیرا غلام کہا گیا یہ بڑے وقار کی بات ہے

درِ یار پر میرا دل جھکا کوئی بات ہے نہ ہے مدّعا
یہ ہے دینِ عشق کا فلسفہ یہ دلی قرار کی بات ہے

تجھے نعت گوئی میں کیا ملا یہ نہ پوچھ ساجدؔ بے نوا
تیری شاعری تھی خزاں خزاں، یہ گل و بہار کی بات ہے





کہہ رہے ہیں باادب، مرحبا شاہِ عرب
مرحبا شاہِ عرب، مرحبا شاہِ عرب

آپ سے پہلے کہاں تھیں؟ یہ ادب کی محفلیں
آپ نے بخشا ادب، مرحبا شاہِ عرب

آپ عالم کی ہیں رحمت، آپ کی سب پہ مہر
آپ ہیں سب کی طلب، مرحبا شاہِ عرب

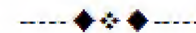
ہم ہی کیا جبرئیل تک، ہیں آپ کے در کے غلام
آپ سے مانگیں ہیں سب، مرحبا شاہِ عرب

جب بڑھے بدفعل اور ، جب بڑھیں بدکاریاں
آپ کو بھیجا ہے تب، مرحبا شاہِ عرب

بُت گرے کلمہ پڑھا، سب لاالٰہ کہہ اُٹھے
آپ کو دیکھا ہے جب، مرحبا شاہِ عرب

حسنِ یوسف خود کھڑا، حیرت سے تکتا رہ گیا
آپ کی دیکھی جو چھب، مرحبا شاہِ عرب

آنکھ سے ساجدؔ کے دل تک آپ کے انوار ہیں
نعت گوئی میں ہیں لب، مرحبا شاہِ عرب





راہِ محمدی کے سوا اور کچھ نہیں
جنّت کے راستے کا پتہ اور کچھ نہیں

وہ ذات جس کی شان ہے قرآن میں بیاں
میں کر رہا ہوں اُس کی ثنا اور کچھ نہیں

شاہوں نے تاجداروں نے اُن کے حضور میں
خود کو فقط غلام کہا اور کچھ نہیں

آغاز بھی اُنہی سے ہے انجام بھی وہی
مقصد خُدا کا اُن کے سوا اور کچھ نہیں

میں اپنی زندگی کو اس خوشبو سے بھر سکوں
جالی جو چھو کے آئے ہوا اور کچھ نہیں

کچھ تو شفا عطا کرو بیمارِ عشق کو
خاکِ قدم ہے میری دوا اور کچھ نہیں

اشعار میں رسول کی اُلفت اگر ملے
ساجدؔ کے حق میں کیجیے دعا اور کچھ نہیں





میں زمیں ہوں تو، آسماں ہو تم
میں تو ہوں خار، گلستاں ہو تم

تم ہو روشن، تو میں اندھیرا ہوں
میں اَماوس ہوں، کہکشاں ہو تم

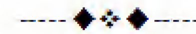
کیسے ویران ہو میری بستی
دل میں رہتے ہو اور جاں ہو تم

سر جھکانے کی جا تو ہے مسجد
دل جھکانے کا آستاں ہوتم

ہم کو قرآں میں حق تعالیٰ نے
جو سنائی، وہ داستاں ہو تم

کیوں نہ مہکے گا گلشنِ اسلام
جانتا ہوں کہ باغباں ہو تم

لفظ ور لفظ تم ہو ساجدؔ کے
اُس کے الفاظ میں رواں ہو تم





نورِ یزداں جانِ عالم سب سے اچھے آپ ہیں
اپنے رب کے بعد اعظم سب سے اچھے آپ ہیں

رحمتِ حق، شانِ ربّی، اور امام الانبیا
سب رسولوں میں معظّم سب سے اچھے آپ ہیں

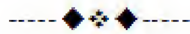
آپ واحد وہ نبی ہیں، عرش تک جو جاسکے
سب نبی ہیں آپ سے کم، سب سے اچھے آپ ہیں

چاند نے بھی کی ہے مدحت، شمس نے بھی کی اطاعت
اور یہی کہتی ہے ماہم، سب سے اچھے آپ ہیں

ایک مالک وہ خدا ہے ،سارا عالم ماتحت
دینِ حق لائے معظّم، سب سے اچھے آپ

نور کی بارش ہوئی ہے، چھا گئے ابرِ کرم
آپ نے بدلے ہیں موسم، سب سے اچھے آپ ہیں

آپ سے ساجدؔ زمانے کو ملاشرفِ حیات
ہرکس و ناکس کے ہمدم، سب سے اچھے آپ ہیں





دیوانہ بہرطور جو دیوانہ لگے ہے
یہ بھی تیرا الطاف کریمانہ لگے ہے

جو بھیڑ میں دنیا کی جداگانہ لگے ہے
اے شمع فروزاں تیرا پروانہ لگے ہے

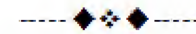
ظاہر میں فقیری ہے، تو باطن میں امیری
منگتا تیرا، شاہوں میں بھی، شاہانہ لگے ہے

جھکتا ہے ہر ایک روز جو منجانبِ مغرب
سورج کی ادا بھی تو غلامانہ لگے ہے

دیکھے سے اُسے آئے ہے بیمار پہ رونق
اُن کا رُخِ نورانی حکیمانہ لگے ہے

سنتا ہوں شب و روز میں، قدموں کی صدائیں
یہ دل میرے محبوب کا کاشانہ لگے ہے

ساجدؔ کی کہانی ہی نہیں، تیرے سوا کچھ
وہ جو بھی لکھے ہے تیرا افسانہ لگے ہے





کوچۂ دل میں کبھی، آپ جو مہماں ہونگے
رونقِ بزمِ سخن رونقِ عرفاں ہونگے

جو بیاباں نظر آتے ہیں گلستاں ہونگے
آپ سے مانگنے والے ہی تو سلطاں ہونگے

خاکِ طیبہ کی مَلے چاک گریباں ہونگے
اُن کے دیوانے ہزاروں میں نمایاں ہونگے

یا وہ آدمؑ ہو، یا موسیٰؑ ہو، یا عیسیٰؑ، جو ہو
آپ کی ذات کے ہر ایک پہ احساں ہونگے

دوریاں دور رہیں پاس ہو قربت اُن کی
کب مکمل دلِ معصوم کے ارماں ہونگے

وہ بچائیں تو بھلا، کیسے سفینہ ڈوبے
اُن کے منگتوں پہ تو طوفاں بھی مہرباں ہونگے

جو شفا دینگے یہاں اور مسیحا ہونگے
اُن کے ٹکڑوں پہ پلے، اُن سے درخشاں ہونگے

تو سخن ور ہے، تو ہے دین، اُنہی کی ساجدؔ
تو ثنا اُن کی لکھے گا وہ مہرباں ہونگے





فضائے طیبہ کے لیل و نہار کیا کہنا
سرور و کیف کا چڑھتا خمار کیا کہنا

مچل رہی ہے مسلسل بہار کیا کہنا
مہک رہا ہے نبی کا دیار کیا کہنا

تجلّیات ہیں جیسے طواف میں مشغول
تمام رونقِ دنیا نثار کیا کہنا

خدا کے نور کی رعنائیاں نمایاں ہیں
ہر ایک ذرّہ ہے جانِ بہار کیا کہنا

جہانِ گل کو بھی، خوشبو ملی مدینے سے
مہک رہے ہیں مدینے کے خار کیا کہنا

ہیں آپ اعلیٰ، تو اعلیٰ ہے، آپ کی اُمّت
نبی بھی خود ہوئے اُمیدوار کیا کہنا

نبی کے عشق میں اِس راہِ زیست سے ساجدؔ
گزر رہا ہے جو دیوانہ وار کیا کہنا





جو تمہارے در پہ گزری وہ گھڑی اچھی لگی
وادیِ طیبہ میں آکر زندگی اچھی لگی

راہِ حق پر چل دیا ہر ایک اُمّت کا بشر
رحمتِ عالم تمہاری رہبری اچھی لگی

رکھ دیا سر پر ہمارے رحمتوں کا آسرا
سچ سمجھئے اُس گھڑی یہ بے کسی اچھی لگی

جب تڑپ اُٹھا یہ دل اُن کی زیارت کے لئے
مجھ کو میرے دل کی ایسی بے کلی اچھی لگی

یوں تو میری عقل نے خلدِ بریں چاہا مگر
دل کو لیکن اُس گلی کی حاضری اچھی لگی

جب میرے الفاظ ساجدؔ نعت میں ڈھلنے لگے
دوستوں مجھ کو میری یہ شاعری اچھی لگی





نام نبی کا کتنا پیارا پیارا لگتا ہے
عالم کیا خالق بھی جس کا شیدا لگتا ہے

ذکر ہمیں محبوبِ خدا کا ایسا لگتا ہے
دریا جیسے اُن کے کرم کا بہتا لگتا ہے

کیا جانیں ہم خُلد بریں میں کیسا لگتا ہے
ہم کو تو طیبہ میں رہنا اچھا لگتا ہے

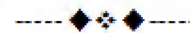
جو دیوانہ عشقِ نبی میں ڈوبا لگتا ہے
اُس کا بیڑا طوفاں میں بھی ترتا لگتا ہے

کرداری خوشبو سے اُن کی ایسا لگتا ہے
طیبہ کیا سارا ہی عالم مہکا لگتا ہے

مشرق سے مغرب تک سورج آتا لگتا ہے
ہر دن اُس کا بابِ نبی میں پھیرا لگتا ہے

طیبہ میں رحمت کا بادل پھرتا لگتا ہے
ہر عاشق برساتِ کرم میں بھیگا لگتا ہے

نعتِ نبی میں ہر ہر مصرع ڈھلتا لگتا ہے
آقا کی رحمت کا ساجد سایا لگتا ہے





میری قسمت میں اے اللہ! یہ انعام لکھ دینا
محمدؐ کے غلاموں میں میرا بھی نام لکھ دینا

مدینے کی فضاؤں کی مہک ہم کو میسّر ہو
نرالی صبح لکھ دینا، سہانی شام لکھ دینا

ہمیں بخشش کا تحفہ آپ کے محبوب نے بخشا
بہت مشکور ہیں اُمّت کے خاص و عام لکھ دینا

شبِ معراج کا ہے واسطہ اے مالکِ برتر
تیرے محبوب کے کوچے میں میری شام لکھ دینا

جو ہیں اوّل نبی اور آخری جن پر نبوت ہے
وہی آغاز ہیں میرے، وہی انجام لکھ دینا

میرا ہر روم شاہِ انبیا کی نعت پڑھتا ہے
نبی کے نام پر ساجد، ہوا نیلام، لکھ دینا





دل کو دیارِ عشق جو تیرا، بنالیا
خوشبو نے میرے گھر میں بسیرا، بنالیا

تپتا رہے جو شمس تو کیا ہے غرض مجھے
میں نے تیرا خیال گھنیرا، بنالیا

یوں مشکلوں میں شام کا عالم تو تھا مگر
یادِ نبی سے میں نے سویرا، بنالیا

قدموں کی بھٹکوں کو بدل کر زہے نصیب
اُس کوچۂ حسین کا پھیرا، بنالیا

مشکور ہوں کہ مجھ کو غلامی عطا ہوئی
میں نے میرے وجود کو تیرا، بنالیا

ظلمت میرے قریب نہ آئے! نہ آسکی
آقا کی رحمتوں نے وہ گھیرا، بنالیا

ساجدؔ خیال نعت بھی آقا کی دین ہے
تیرے ذہن میں عشق نے ڈیرا، بنالیا





آپ کا جسمِ مبارک ہے وہ اعلیٰ آقا
جس کا بن ہی نہیں پایا کوئی سایا آقا

جس میں لگ ہی نہیں پایا کوئی نقط آقا
آپ کا اسمِ مبارک ہے وہ اعلیٰ آقا

یوں تو نبیوں کا بہت ذکر ہوا ہے لیکن
عرشِ اعظم پہ رہا آپ کا چرچا آقا

بات جس نے بھی سُنی آپ کا قائل ٹھہرا
آپ کا ہوگیا جب آپ کو دیکھا آقا

اب میرے پاس نہیں ہے میرا اپنا کچھ بھی
میرا جو کچھ بھی رہا آپ پہ وارا آقا

آپ ہیں جن کے لئے رب نے بنائی دنیا
آپ کے نام کا بٹتا ہے اُتارا آقا

صرف مدحت کو سمندر کی سیاہی کم ہے
چند اشعار میں کچھ بھی نہیں آتا آقا

میں ہوں ساجدؔ ! تو مجھے آپ کے اکرام ملے
ورنہ دنیا میں میرا کون ہے آقا آقا





تم وجہ دوعالم ہو آقا ہر چیز تمہارے کارن ہے
تم یوں تو بست ہو طیبہ میں سنسار تمہارا آنگن ہے

تم سے ہی جمالِ یوسف نے، بے مثل عجب پائی ہے ضیا
پُرکیف تمہارا جلوہ ہے پُرنور چھبی من بھاون ہے

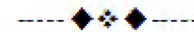
رنجور ہیں ہم، مجبور ہیں ہم، طیبہ کے نگر سے دور ہیں ہم
چھاتی میں سلگتا جیٹھ تپے آنکھوں سے برستا ساون ہے

ہستیِ نبی، سبحان اللہ، اِس عالم تک محدود نہیں
اِس فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک آپ کی آون جاون ہے

محبوبِ خدا سے سب عالم، انوار میں بھیگے لگتے ہیں
اُس بن سایہ، اور بے سایہ کی، سارے جہاں پر چھاون ہے

یہ نعتِ نبی بھی اے ساجدؔ اک رنگِ عبادت ہوتا ہے
کہتا ہے خدائے پاک یہ خود کہ ذکرِ نبی بھی پاون ہے

محبوبِ خدا کے گُن گاؤں، اوقات نہیں جرأت بھی نہیں
ساجدؔ تو گدائے طیبہ ہے ساجدؔ تو تمہارا چارن ہے





مشکلوں کی گھٹا چلی آئی
کیجئے کیجئے مسیحائی

شمعِ کردار آپ سے روشن
آپ کی شخصیت ہے زیبائی

پھر ہے انسانیت دُکانوں میں
ہر طرف گھومتے ہیں سودائی

دل میں ارمانِ حاضری لے کر
کتنے بیتاب ہیں تمنائی

قومیت کو نشاں وہ بخشا ہے
بے نشاں ہوگئے قبیلائی

آپ سے روشنی کے طالب ہیں
بخش بھی دیجئے توانائی

آپ کے پاس جو نہیں پہنچا
کیسے پائے گا ذاتِ مولائی

شاعری کے خمار میں ساجدؔ
نعت سے ہوگئی شناسائی





رحم کا اور کرم کا سائباں، محبوبِ یزدانی
زمیں والوں! زمیں پر، آسماں! محبوبِ یزدانی

مدینے میں یقیناً نور کی بارش میں بھیگیں گے
ہوں مہماں ہم، ہمارے میزباں محبوبِ یزدانی

وجودِ انبیا اظہار ہے عالم کے مالک کا
نہاں ہوکر بھی ہوتے ہیں عیاں محبوبِ یزدانی

یقیناً میرے لب کی اُس گھڑی معراج ہوجائے
تمہاری چوم لوں میں جالیاں محبوبِ یزدانی

میرے دل سے دعا اٹھے تو وہ مقبول ہوجائے
نہ ہو کوئی ہمارے درمیاں محبوبِ یزدانی

مجھے لگتا ہے میرا جسم بس اِک خول ہے ساجدؔ
میری جنبش ہیں دھڑکن اور جاں محبوبِ یزدانی

مجھے بخشا شرف اُنکی ثنا کا ہے مہربانی
کہاں ناقص سخن ساجدؔ کہاں محبوبِ یزدانی





ذاتِ مُصطفائی میں، نور کا بسیرا ہے
اِک کرن عطا کردو میرے گھر اندھیرا ہے

آپ کے غلاموں کا شمس کیا بگاڑیگا
روزِ حشر کملی کا سایہ جو گھنیرا ہے

حاضری کے طالب بن روز روز آتے ہیں
چاند کو زیارت ہے شمس کا بھی پھیرا ہے

وادیِ مشارق سے خطۂ مغارب تک
آپ کی نظامت ہے آپ کا پھریرا ہے

مشکلوں کا آنا بھی اُن کے پاس مشکل ہے
ہر غلامِ احمدؐ پر رحمتوں کا گھیرا ہے

اب سخن کی دنیا میں، رات سی لگے ساجدؔ
پر ذہن کے کوچے میں نعت کا سویرا ہے





اُن کی نسبت سے ہر ایک ذات میں خوشبو آئے
میرے سرکار کی ہر بات میں خوشبو آئے

ہم نے اصحابِ محمدؐ کی حدیثوں میں پڑھا
قربِ سرکار کے لمحات میں خوشبو آئے

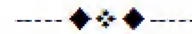
کتنی مخصوص مدینے کی فضا ہوتی ہے
دن ہو مہکار بھرا رات میں خوشبو آئے

یوں مہکنے لگا ذہنوں میں مدینے کا خیال
جیسے پھلتے ہوئے باغات میں خوشبو آئے

سامنے روضۂ اقدس کے پڑھوں نعتِ نبی
اُن سے روحانی ملاقات میں خوشبو آئے

پُر اثر کتنی ہے احمدؐ کی ثنا اے ساجدؔ
نعت لکھے ہوئے صفحات میں خوشبو آئے

اُن کے دیوانوں کی عظمت ہے نرالی ساجدؔ
پاس اچھا لگے اور ساتھ میں خوشبو آئے





جنہیں رسول کی اُلفت نصیب ہوتی ہے
اُنہیں حیات کی جنّت نصیب ہوتی ہے

دیوانے لوگ مقدّر سنوار لیتے ہیں
درِ رسول سے قسمت نصیب ہوتی ہے

مسیحا خود وہاں آکر شفا کے طالب ہیں
کرامتوں کو کرامت نصیب ہوتی ہے

دیوانے دار چڑھے، یا کہ کھال کھنچوادی!
نبی کے نام سے ہمّت نصیب ہوتی ہے

وہاں نظر ہی نہیں، دل بھی جاکے جھکتا ہے
جہاں پہ جھکنے سے عظمت نصیب ہوتی ہے

نبی کا عشق ہے تیرے سخن کی جاں ساجدؔ
تیرے خیال کو طاقت نصیب ہوتی ہے





درِ سرکار پر اس شوق سے جانا میسّر ہو
میرے سرکو میرے رب پاؤں کے معنی میسّر ہو

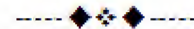
میرے قدموں کو پڑ جائے، رہِ طیبہ کی یوں عادت
مجھے جا جا کے، پھر آ آ کے، پھر جانا میسّر ہو

ملیں زاہد کو جنّت کی بہاریں اے میرے مولیٰ
دیوانوں کو مدینے میں بھٹک جانا میسّر ہو

مجھے کہہ کر پکاریں لوگ دیوانہ محمدؐ کا
مجھے بھی اے خدا قسمت پہ اِترانا میسّر ہو

حیاتِ جاوداں ملتی ہے اُن قسمت کے شاہوں کو
زمینِ پاک پہ جن کو بھی مرجانا میسّر ہو

اگر نعلینِ پیغمبر میرے سر سج سکے ساجدؔ
تواس غمخوار کو قربان ہوجانا میسّر ہو





مل جائے اگر پھیرا آقا کی نگریا کا
چوموں میں ہر ایک ذرّہ طیبہ کی ڈگریا کا

اکرام کی سوغاتیں الطاف کی برساتیں
فیضان وہاں ہوگا رحمت کی بدریا کا

اُس وقت نگاہوں کی تقدیر عجب ہوگی
اُس خاک سے میں لونگا جب کام کجریا کا

آدمؑ سے مسیحاؑ تک مشکورِ محمدؐ ہیں
احسان ہے عالم پر طیبہ کے سنوریا کا

خالق کی عطا ہو تم وہ رنگ عطا کردو
رنگ جائے ہر اک ریشہ جیون کی چدریا کا

محروم نہیں کوئی رحمت کے خزانے سے
سایا ہے زمانے پرطیبہ کی چھتریا کا

محسوس یہ ہوتا ہے وہ پاس میں ہیں ساجدؔ
اس دل سے میں لیتا ہوں جب کام نجریا کا





ہو تم، طٰہٰ تم ہو، سب نبیین میں اعلیٰ، تم ہو
قربان تمہارے جلووں پہ وقمس، رُخ زیبا تم ہو

اعلیٰ ہے خدا کی ذات مگر، نظروں کو نہیں آتی ہے نظر
تم سے ہی ملی ہے اُس کی خبر، اُس مالک کا چرچا تم ہو

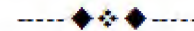
سیراب ہیں تم سے دوعالم، مشکور ہے ذاتِ انسانی
اِس دشتِ جہاں میں بہتا ہوا، اک رحمت کا دریا تم ہو

اِترائیں نہ کیوں ہم، قسمت پہ، تم جیسا ہمارا محسن ہے
کیوں ہو نہ ہمیں بخشش کا یقیں، جب محشر کے دولہا تم ہو

عاصی ہیں بہت، رنجور ہیں ہم، رحمت سے مگر کب دور ہیں ہم
محشر میں تپے جب سورج تو! اِس اُمّت کا سایا تم ہو

محسوس کرے، یا دیکھ سکے، اِس چشمِ عقل کی تاب نہیں
دیکھا جو دلوں کی آنکھوں سے جو ہم کو نظر آیا تم ہو

میں جانتا ہوں اتنا ساجدؔ میں مانتا ہوں اتنا ساجدؔ
ہستی پہ جہاں کی اُترا ہوا، ہاں دین ہو تم دنیا تم ہو





ذات اعلیٰ ہے شان عالی ہے
آپ کی بات ہی نرالی ہے

بادشاہ ہو، یا تاجور کوئی
آپ کے سامنے سوالی ہے

بھیک دیکر کہ ہم غریبوں کی
لاج تو آپ نے بچالی ہے

فخر آدم سے، فخر عیسیٰ تک
آپ کی ذات بے مثالی ہے

آئے خالق کی تم عطا بن کر
اِس طرح خلق تم نے پالی ہے

اُمّتِ خاص اور میں ساجدؔ
یہ بھی اکرامِ ذُل جلالی ہے





تمہاری یاد تمہارا خیال رکھتے ہیں
یہی عطائے ربّ ذو الجلال رکھتے ہیں

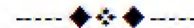
وفا کی راہ میں جب مشکل و مصیبت ہو
زمانے والے تمہاری مثال رکھتے ہیں

جمالِ یار سے روشن جمالِ محبوبی
وگرنہ یوں تو بہت سے جمال رکھتے ہیں

تمہارے نام سے روشن ضمیر ہوتا ہے
تمہاری بات سے دل کو اُجال رکھتے ہیں

درِ نبی پہ عطائیں سبھی کو ملتی ہیں
کرم حضور سبھی پہ بحال رکھتے ہیں

مثال جو بھی بنے ہیں جہان میں ساجدؔ
نبی سے عشق بڑا بے مثال رکھتے ہیں





ولی بن گئے اولیاء بن گئے ہیں
تیرے عشق میں کیا سے کیا بن گئے ہیں

بدل دی ہیں تم نے دیوانوں کی راہیں
سمندر بھی خود رہنما بن گئے ہیں

جو کل تک تھے موج و حوادث کی زد میں
خدا کی قسم ناخدا بن گئے ہیں

میرے دل میں ارمان حاضر حضوری
میرے لب پہ آکر دعا بن گئے ہیں

تمہارے دیوانے تمہارے کرم سے
سنورتے ہوئے اک ادا بن گئے ہیں

محبت میں ڈوبے ہیں اشعار ساجدؔ
تو الفاظ دل کی صدا بن گئے ہیں





دشتِ جہاں میں رحمتِ عالم اُتار کے
اللہ نے عطا کیے تحفے بہار کے

عشقِ نبی کی مئے میں غضب کا سرور ہے
ولیوں سے پوچھ لیجے مزے اس خمار کے

یادِ نبی ہمارے دلوں میں ہے بس گئی
رشتے جُڑے ہوئے ہیں رگِ جاں سے تار کے

مکّہ کی سرزمیں سے سارے جہان تک
نقشِ قدم بنے ہیں اُسی شہہ سوار کے

ساجدؔ تیرے کلام کا ہرلفظ دین ہے
مقبول کرلیا ہے نبی نے سنوار کے





لطف و اکرام کی برسات کرو ہو آقا
بات ہی بات میں، کیا بات کرو ہو آقا

تم کھلادیتے ہو مرجھائے ہوئے پھولوں کو
دل کے اِک دشت کو باغات کروہو آقا

کیفیت آپ کے مستوں کی نرالی پائی
رند کو مائلِ جذبات کرو ہو آقا

گُل جو مہکے ہیں تو مہکار تمہاری لیکر
پھول کو رنگتیں، خیرات کرو ہو آقا

مشکلوں کو بھی جہاں، آنے میں مشکل آئے
اپنے کوچے میں، وہ حالات کروہو آقا

میں تو ساجدؔ کے سِوا کچھ بھی نہیں ہوں پھر بھی
مجھ کو اشعار عنایات کروہو آقا





دھرا کی بات کیا کہنا، گگن کی بات کیا کہنا
محمد مصطفیٰؐ کے اُس چمن کی بات کیا کہنا

محمدؐ کی محبت کو بسا رکھا ہے سینے میں
یہی دولت رہے تو ایسے دھن کی بات کیا کہنا

بشر کے روپ میں خیرالبشر تشریف لائے ہیں
زمیں کی بات کیا کہنا زمن کی بات کیا کہنا

زیارت ہو میسّر جن کو وہ تقدیر والے ہیں
جسے جلوہ ملا ہو اُس نین کی بات کیا کہنا

تمہارے سامنے خاموش تھے سنسار کے عالم
میرے اُمّی نبی تیرے ذہن کی بات کیا کہنا

میرے اشعار کا ہر لفظ ساجدؔ نعت پڑھتا ہے
محمدؐ کی ثنا ہو تو، سخن کی بات کیا کہنا





ذکرِ احمدؐ کے نشیمن کو سجا رہنے دے
میرے ہونٹوں پہ محمدؐ کی ثنا رہنے دے

یہ جنوں بھی میری بخشش کا سبب ہو جائے !
اُن کا دیوانہ ہوں، دیوانہ بنا رہنے دے

اُن کی کملی کا میسّر ہمیں سایا کر دے
سر پہ پھر حشر کے سورج کو تنا رہنے دے

نام سے اُن کے شفا پاتا ہے بیمارِ طلب
اُنکے عاشق کے لئے، رب یہ دوا، رہنے دے

میری آنکھوں کو میسّر ہو نبی کا جلوہ
چاند کا ذکر اور پھولوں کی ادا رہنے دے

میں اُٹھوں حشر میں تو نام تمہارا لیکر
میرے کشکول میں اتنا ہی بچا رہنے دے

ذکر کرتی ہے سدا اُن کا زبانِ ساجدؔ
اے خدا مجھ پہ یہ مخصوص عطا رہنے دے





فضاؤں میں دیکھو ہواؤں سے جانو
محمدؐ کو رب کی عطاؤں سے جانو

ہوئے جن کے بے جان پتھر بھی شاہد
اُنہیں کنکری کی صداؤں سے جانو

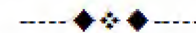
وہ خادم سے مخدوم تک جلوہ گر ہیں
ولی تک ملیں گے گداؤں سے جانو

ہے ایماں کی دولت اُنہی کی بدولت
نمازوں سے دیکھو دعاؤں سے جانو

وہ پل میں زمیں سے گئے عرشِ اعظم
ہواؤں سے پوچھو خلاؤں سے جانو

جو ہے ابتدائے بنائے دو عالم
کرم کی اُنہیں انتہاؤں سے جانو

اُنہی کی قلم ہے اُنہی کی ثنا ہے
اُنہی کا ہے ساجدؔ عطاؤں سے جانو





وہ ادا یاد نہیں، جانِ ادا یاد نہیں
مجھ کو کچھ عشقِ محمدؐ کے سوا یاد نہیں

ہے تصوّر میں سدا عکس، ہرے گنبد کا
میں کبھی آپ کی چوکھٹ سے ہٹا یاد نہیں

ہے یہ معراجِ جنوں، ہے یہی معراجِ جنوں!
اُن کے دیوانوں کو اپنا ہی پتا یاد نہیں

لمحہ لمحہ، میرے آقا کا کرم ہے مجھ پہ
میں یہ کس طرح کہوں، اُن کو گدا یاد نہیں

ہوں گنہگار پہ رحمت پہ یقیں رکھتا ہوں!
توبہ کرتے ہی یوں، لگتا ہے خطا یاد نہیں

اُن سے جو مانگا تھا اور زیادہ پایا
کوئی منگتا کبھی خالی ہے گیا یاد نہیں

اپنے ساجدؔ کے سخن پر ہے محمدؐ کا کرم
یہ زبان کیسے کہیگی کہ ثنا یاد نہیں





ذکرِ رسول بس گیا جن کی زبان میں
تبدیل ہوگئے ہیں وہ اِک گلستان میں

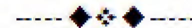
آؤ، فرشتوں، آؤ، کہو، مرحبا کہو
اشعار پڑھ رہا ہوں محمدؐ کی شان میں

صد آفریں زمین پہ اُن کے قدم پڑے
روشن ہے جن کا نقش ہر ایک آسمان میں

لب پر رسولِ پاک کا کلمہ رواں رہے!
مصروف یہ زباں رہے اُن کے بیان میں

بخشش میں مجھ کو دی گئی ہے نعتیہ زمیں
میرا سخن قبول کیا ہے لگان میں

جا کر کے مصطفیٰ سے یہ کہنا تو اے صبا
ساجدؔ سا روسیاہ بھی ہے ہندوستان میں





گردشوں جاؤ یہاں کام تمہارا کیا ہے
ہم تو سرکار کے منگتے ہیں ہمارا کیا ہے

رحمتوں، راحتوں، تسکین کے تحفے دیکر
اُن کو اللہ نے، دنیا میں اُتارا، کیا ہے

آئینوں کے لئے آئینہ بنے بیٹھے ہیں
اپنے ولیوں کو محمدؐ نے سنوارا کیا ہے

بے سہاروں اُنھیں اُلفت سے پکارو تو سہی
خود سہارے بھی کہیں گے کہ سہارا کیا ہے

میرے اشعار میں ساجدؔ ہے ثنا کی رنگت
میرے مالک نے میرا رنگ نکھارا کیا ہے





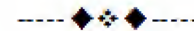
ذکرِ احمدؐ اور جو ذکرِ خدا کرتے رہے
وہ ہی بندے بندگی کا حق ادا کرتے رہے

نام لینے سے ہی، اچھا ہوگیا بیمارِ غم
خود مسیحا رات دن جس کی دوا کرتے رہے

عشقِ احمدؐ میں کئی انساں قلندر بن گئے
وِرد اُن کے نام کاسب اولیاء کرتے رہے

رحمتِ عالم پہ بھی، رحمت ہوئی تب فاخرہ
ظالموں سے، سنگ کھاکر بھی، دعا کرتے ہیں

سوکھتا جب بھی نظر آیا سخن کا گلستاں
نعت سے ساجدؔ غنچے کو ہرا کرتے رہے





مجسّم راہبر ہونا، سراپا رہنما ہونا
بڑا انعام ہوتا ہے غلامِ مصطفیٰؐ ہونا

فقیرِ بے نوا ہونا، مگر شاہِ جہاں ہونا
بڑا اعزاز ہوتا ہے، محمدؐ کا گدا ہونا

نوازش اور عنایت نہ کہوں تو کیا کہوں اِس کو!
ستم کی دھوپ میں مجھ پر کرم کا رونما ہونا

شفیعِ حشر ڈھک لینگے ہمارے عیب محشر میں!
اُنہیں منظور ہو کیسے ہمارا سر جھکا ہونا

تمہارے پاؤں کے تلووں کے نیچے ہو میری ہستی!
میری تقدیر ہوجائے تمہارا نقشِ پا ہونا

مریضِ عشق ہوں ساجدؔ مدینے کی تمنّا ہے
میرے اِس مرض کی خاطر وہی دارالشفا ہونا





محمدؐ مصطفیٰ کا نور، نہ جگ میں عیاں ہوتا
نہ تو کوئی زمیں ہوتی نہ کوئی آسماں ہوتا

خدا شاہد ہے محبوبِ خدا ہی وجہِ عالم ہیں
نہ وہ ہوتے تو دنیا کا نہیں نام ونشاں ہوتا

نبی کے واسطے یہ دشتِ دنیا باغ میں بدلا
نہیں تو کوئی گُل ہوتا نہ کوئی گلستاں ہوتا

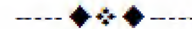
محمدؐ کے کرم سے شاد ہیں آباد ہیں ہم سب
نہیں تو کوئی گھر ہوتا نہ کوئی آشیاں ہوتا

مٹا کر دشمنی وہ پیار کی تلقین نہ کرتے
حقیقت میں وجودِ اِنس بس اِک داستاں ہوتا

محبت کا سبق سرکار دنیا کو نہ سکھلاتے
زباں ہوتی مگر انسان بے بس بے زباں ہوتا

بھٹکتی لڑکھڑاتی گڑگڑاتی زندگی ہوتی
نہ تو سالار ہوتا اور نہ کوئی کارواں ہوتا

محمدؐ کی ثنا تیرے سخن کی جان ہے ساجدؔ
نہیں تو شاعری ہوتی نہ اندازِ بیاں ہوتا





نہ قریب آؤ اے گردشوں، یہاں اب تمہارا کیا کام ہے
میں گدائے آلِ رسول ہوں یہاں راحتوں کا قیام ہے

نہ عداوتیں، نہ عدالتیں، نہ کدورتیں، نہ شکایتیں
یہاں نفرتوں کا گزر نہیں، یہ محبتوں کا مقام ہے

یہ دیار، ایسا دیار ہے، جو عروج کو بھی عروج دے
یہاں پستیوں کا اثر نہیں یہاں رفعتوں کا نظام ہے

اُنہیں، بادشاہ میں کیا کہوں، وہ ہیں بادشاہوں کے بادشاہ!
کوئی تاج والا گدا ملا، کوئی راج والا غلام ہے

مجھے شعر ساجدؔ عطا ہوئے وہ میرے سخن کی ضیا ہوئے
بس! اُنہی سے میری غزل ہوئی، بس اُنہی سے میرا کلام ہے





جب مِہرِ محبوبِ یزدانی رہے گی
سخت مشکل میں بھی آسانی رہے گی

جب بھی ذہن و دل میں وہ مہمان ہونگے
ہر طرف مہکار لاثانی رہے گی

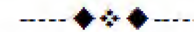
چھوڑ کر محلات جو جاؤگے در پہ
تب فقیری میں بھی سُلطانی رہے گی

مشکلیں آئیں تو اُن کو یاد کرلو
درد کے ہی پاس درمانی رہے گی

صفحۂ ہستی میں اُنہی کا رنگ بھرلو
زندگی خوش رنگ نورانی رہے گی

نعت کے ذریعہ، میں پہنچونگا، نبی تک
بستیِ طیبہ میں مہمانی رہے گی

قلب میں ساجدؔ ثنا کا نور بھرلو
نعت سے تسکین روحانی رہے گی





جب سے جنوں نے دل کو میرے گھر بنالیا
سجدے میں سر جھکا کہ اُسے سر بنا لیا

عشقِ نبی میں ہوتی ہے وہ صندلی مہک
سب اولیاء نے خود کو معطّر بنالیا

میری جبیں جھکی، تو ہوئی روشنی نصیب
دل کو جھکا کے اپنے منوّر بنالیا

تقدیر بن گئی میری قسمت سنور گئی
عشقِ نبی کو اپنا مقدّر بنالیا

یوں سج رہا ہے عشق میں دیوانے کا وجود
اُس نے نبی کی یاد کو زیور بنالیا

ذاتِ نبی کو رب نے بنایا ہے رحمتی
آلِ نبی کو قوم کا رہبر بنالیا

ساجدؔ ثنا کو لکھ سکے، جرأت ہے نہ بساط
اُن کا کرم ہے مجھ کو ، سُخنور بنالیا





میرے مولا ہمیں ایسی کوئی اپنی عطا دے دے
ہر اِک انعام کے مالک رضائے مصطفیٰ دے دے

محبت کا سبق سیکھیں گے ہم اصحابِ آقا سے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ، علیؓ سا رہنما دے دے

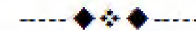
عقیدت سے جسے دیکھیں محبت سے جسے چومیں
ہمیں شیرِ خدا کے لاڈلے کا نقشِ پا دے دے

ہر ایک آفت مصیبت میں ہماری رہنمائی کو
مُعینؒ سا راہبر دے دے طریقہ غوثؒ کا دے دے

ہماری زندگانی میں حسیں مہکار بس جائے
ہزاروں خوشبوؤں والی مدینے کی ہوا دے دے

ہمارے دل کی دھڑکن مصطفیٰؐ کی نعت ہوجائے
سنیں محبوب رب جس کو، ہمیں ایسی صدا دے دے

میں یہ اشعار ساجدؔ مصطفیٰؐ کی نذر کرتا ہوں
میرے الفاظ کو یارب گلوں جیسی ادا دے دے



مصنّف کے بارے میں

نام : ساجد ہاشمی ساجدؔ

ولدیت : محمد حیات ہاشمی حیاتؔ

پیدائش : 7/جنوری 1955ء
راجگوڑھ (بیاورہ) ایم۔ پی

پینشنر ایم پی گورنمنٹ

پتہ : 65-نوین کالونی۔ راجگوڑھ
ضلع راجگوڑھ (بیاورہ) ایم۔ پی
موبائل نمبر-9425660027

تصنیفات : کِلکاریاں، چاند زمیں پر اُترے گا